فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:13)



ساداتِ کرام کی عظمت

(مع دیگر دلچسپ سُوال و جواب)



پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مذاکرے کی روشنی میں مجلس المدینۃ العلمیہ کے شعبہ "فیضانِ مدنی مذاکرہ" کی طرف سے نئے مواد کے کافی اِضافے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔



پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنّتوں بھرے بیانات، عِلْم وحکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیہ کا شعبہ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ
(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)
۵ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ / 23 جون 2015ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ساداتِ کرام کی عظمت

(مع دیگر دلچسپ سُوال وجواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ (۳۰ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے۔
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیٔ آخر الزّمان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، سلطانِ اِنس وجان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دوجہان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا میں
اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے (وسائلِ بخشش)

مدینہ

1 ...... مُعجمِ کبیر، ۱۸/ ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸

سیِّد کی تعریف

عرض: سیِّد کسے کہتے ہیں؟

اِرشاد: سَیِّد کا لُغوی معنیٰ ”سردار“ ہے مگر پاک و ہند میں اِصطلاحاً وہ لوگ سَیِّد کہلاتے ہیں جو حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی اَولاد ہیں جبکہ عرب شریف میں ہر معزز شخص کو ”سَیِّد“ اور حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی اَولاد کو ”شریف“ کہا جاتا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنَّت، مجدِّدِ دین وملَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”سَیِّد“ سِبْطَیْنِ کَرِیْمَیْن (یعنی حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کی اولاد کو کہتے ہیں۔ [1]

امیرِ اہلسنَّت اور سیِّد زادے کا اَدب

عرض: (عرب اَمارات کے قِیام کے دَوران بعض ٹیسٹ (Test) کروانے کے لیے امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک صاحِب کی وَساطت سے دُبئی کے ایک اسپتال کی لیبارٹری میں تشریف لے گئے، اپنے پیشاب کی شیشی (Urine Bottle) ان صاحِب کے تقاضے کے باوجود اُنہیں اُٹھانے کے لیے نہ دی۔ بعد میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمت میں عرض کی گئی:) آپ نے ان صاحِب کو اپنی (Urine

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۳۶۱

Bottle) نہیں دی اس میں کیا حِکمت تھی؟

اِرشاد: وہ سَیِّد صاحِب تھے میں اُن کو اپنے پیشاب کی بوتل کیسے پکڑاتا؟ اگر قِیامت کے روز سیِّد صاحب کے جدِّ اعلیٰ، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمادیا کہ اِلیاس! کیا تیرا پیشاب اُٹھانے کے لیے میرا بیٹا ہی رہ گیا تھا؟ تو اُس وقت میں کیا جواب دوں گا؟ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ساداتِ کرام کی نسبت اور ان کی محبت کی وجہ سے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کونسا اُمتی اور ساداتِ کرام کا خادِم ایسا کرنا گوارا کرے گا؟ ساداتِ کرام سے عقیدت و محبت رکھنا اور ان کا ادب و احترام بجالانا انتہائی ضروری ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا اِمام شہاب الدِّین احمد بن محمد قسطلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام طبری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام اَہلبیتِ عظام اور ان کی ذُرِّیت (یعنی اولاد) کی محبت فرض فرمادی ہے۔[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ساداتِ کرام کی سچی پکی محبت نصیب فرمائے اور ان کا ادب واحترام کرنے کی توفیق

---

1 ...... مَواھِبُ اللَّدُنیۃ، المقصد السابع، الفصل الثالث فی ذکر محبۃ اصحابہ... الخ، ۲/۵۲۷

عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم [1]

ساداتِ کرام کی عظمت

عرض: بعض لوگ ساداتِ کرام کے بارے میں بدگوئی شروع کر دیتے ہیں، ایسوں کے بارے میں آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

اِرشاد: غیبت تو ہر مسلمان کی حرام ہے چہ جائیکہ ساداتِ کرام کی ہو۔ ساداتِ کرام کی بدگوئی و مخالفت کرتے وقت یہ بات ذِہن نشین فرما لیا کریں

مدینہ

1 ...... شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضراتِ ساداتِ کرام سے بے پناہ محبت فرماتے ہیں اور ان کی تعظیم و توقیر بجا لانے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ دورانِ ملاقات اگر آپ کو بتا دیا جائے یہ سیّد صاحب ہیں تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ خود عُلُو مرتبت ہونے کے باجود نہایت ہی عاجزی کے ساتھ سیّد زادے کے ہاتھ چُوم لیا کرتے ہیں۔ ساداتِ کرام کے بچوں سے اِنتہائی محبت اور شفقت کرنا یہ آپ ہی کا طُرَّۂ اِمتیاز ہے بارہا ایسا بھی ہوا ہے کہ ان کے ننھے منّے قدموں کو اپنے سر پر لیتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس بات کو خلافِ اَدَب سمجھتے ہیں کہ سیّد زادوں کی طرف پاؤں پھیلائے جائیں یا ان کی طرف پیٹھ کی جائے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اکثر اوقات محافل میں لوگ مَسْنَد پر بٹھاتے ہیں تو بارہا یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بے قرار ہو کر فرماتے ہیں آپ لوگ مجھے مَسْنَد پر بٹھا دیتے ہیں حالانکہ معزز ساداتِ کرام نیچے بیٹھے ہیں۔ کبھی کبھی یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جب بے قراری بڑھ جاتی ہے تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مَسْنَد چھوڑ دیتے ہیں اور معذرت کر لیتے ہیں کہ یہ اچھا نہیں لگ رہا کہ ساداتِ کرام نیچے ہوں اور میں غلام اُوپر۔ کبھی کبھی کسی سیّد زادے کو دیکھ کر اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا یہ شعر جھوم جھوم کر پڑھنے لگتے ہیں۔

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

کہ آپ جس کو سیِّد یعنی رسُولِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بیٹا تسلیم کر رہے ہیں اب اُسی آقا زادے کی بدگوئی بھی کر رہے ہیں! اگر رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناراض ہو گئے تو کیا کریں گے؟ اس ضمن میں ایک حکایت ملاحظہ فرمائیے اور ساداتِ کرام کی بدگوئی سے بچتے ہوئے ان کا ادب واحترام بجالائیے چنانچہ

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہیں تشریف لیے جارہے تھے کہ ایک نادار سیِّد زادے نے کہا: آپ کا تو خوب ٹھاٹھ ہے اور میں سیِّد زادہ ہونے کے باوجود کم مرتبہ ہوں۔ اِس پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: آپ کے نانا جان بے شک سُلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں جبکہ میرے باپ دادا کا کوئی مقام نہیں تھا۔ میں نے آپ کے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کی اور عزّت پائی مگر آپ میرے باپ دادا کی پیروی کرکے رُسوا ہو گئے۔ اُسی رات حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ناراض پاکر ہوش اُڑ گئے، گھبرا کر ناراض ہونے کا سبب دریافت کیا، اِرشاد ہوا: ''تو نے میری اَولاد کی عیب پوشی کیوں

نہیں کی؟" چُنانچِہ صُبح بیدار ہوکر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس سیِّدزادے کی تلاش میں نکل پڑے، اُدھر اِن سیّد زادے نے بھی رات خواب میں اپنے ناناجان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی سعادت حاصل کی۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمارہے تھے: "اگر تیرے اَعمال دُرُست ہوتے تو عبدُاللہ تیری توہین کیوں کرتا۔" چُنانچِہ سیِّد صاحِب بھی صُبح بیدار ہوکر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تلاش میں نکل پڑے تھے۔ ایک مقام پر دونوں حضرات کی اتفاقاً ملاقات ہوگئی، دونوں نے اپنے اپنے خواب سنائے اور ایک دوسرے سے مُعافی چاہی۔ وہ سیِّد صاحِب بھی تائب ہوکر سُنّتوں بھری زندگی گزارنے پر کمربستہ ہوگئے۔[1] بَہَرحال ہمیں ساداتِ کرام کا ادب واحترام کرتے ہوئے ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا ہی مظاہرہ کرنا چاہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے دنیا وآخرت کی بیشمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی وجہ

عرض: ساداتِ کرام کی اس قدر تعظیم و تکریم کی کیا وجہ ہے؟

اِرشاد: ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُولِ

مدینہ

[1] ...... تذکرۃ الاولیاء، باب پانزدھم، ذکر عبداللہ بن مبارک، ص۱۷۰، الجزء: ۱ ماخوذاً

کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 423 پر فرماتے ہیں: سیِّد سُنّی المذہب کی تعظیم لازِم ہے اگرچہ اس کے اَعمال کیسے ہی ہوں، اُن اَعمال کے سبب اُس سے تَنَفُّر نہ کیا (یعنی نفرت نہ کی) جائے، نفسِ اَعمال سے تَنَفُّر (یعنی فقط اس کی بُرائیوں سے نفرت) ہو۔ ساداتِ کرام کی اِنتہائے نَسب حُضُور سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ہے، (یعنی ان کے جدِّ اعلیٰ تو مکّی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں!) اس فضلِ اِنْتِساب (نسبت کی فضیلت) کی تعظیم (عام سے مسلمان تو کیا) ہر مُتَّقِی پر (بھی) فرض ہے (کیوں) کہ وہ اس (سیِّد صاحب) کی تعظیم نہیں (بلکہ خود) حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا علامہ قاضی عیاض مالکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے اور مکۂ مکرمہ و مدینۂ منوّرہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً کے جن مقامات کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۴۲۳ ملتقطاً

نے مشرف فرمایا ان کا بھی ادب واحترام کیا جائے اور جن جگہوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیام فرمایا اور وہ ساری چیزیں جن کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چھوا یا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مشہور ہو گئیں ان سب کی تعظیم و تکریم کی جائے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کون سا ایسا مسلمان ہے جس کے دِل میں مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً کی محبت و عظمت نہ ہو، جو شب و روز اس دیارِ حبیب کے فِراق میں مچلتا نہ ہو، جس کی آنکھیں اس شہر کے در و دِیوار کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب و اَشکبار نہ رہتی ہوں، جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کے سبب ایک مسلمان کے دِل میں مدینۂ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً کے در و دِیوار، کوچہ و بازار، صحرا و کُہسار کا یہ مقام ہے تو پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جگر کے ٹکڑوں یعنی سیّد زادوں کا کیا مقام ہو گا؟

ہم کو سارے سیّدوں سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

مدینہ

1 ...... اَلشِّفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل ومن إعظامہ... الخ، ص ۵۶، الجزء: ۲

عظمتِ ساداتِ کرام اور امام احمد رضا خان

عرض: اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے ساداتِ کرام کی تعظیم و توقیر کرنے کا کوئی واقعہ ارشاد فرما دیجیے۔

اِرشاد: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کو ساداتِ کرام سے بے حد عقیدت و محبت تھی اور یہ عقیدت و محبت صرف زبانی کلامی نہ تھی بلکہ آپ دل کی گہرائیوں سے ساداتِ کرام سے محبت فرماتے اور اگر کبھی لاشعوری میں کوئی تقصیر واقع ہو جاتی تو ایسے انوکھے طریقے سے اس کا اِزالہ فرماتے کہ دیکھنے سننے والے وَرْطَۂ حیرت میں ڈوب جاتے چنانچہ اِس ضمن میں ایک واقعہ پیشِ خدمت ہے: مدینۃُ المرشد بریلی شریف کے کسی محلہ میں میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن مَدْعُو تھے۔ اِرادت مندوں نے اپنے یہاں لانے کے لئے پالکی کا اِہتمام کیا۔ چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سُوار ہو گئے اور چار مزدور پالکی کو اپنے کندھوں پر اُٹھا کر چل دیئے۔ ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ یکایک امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے پالکی میں سے آواز دی: ”پالکی روک دو۔“ پالکی رُک گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فوراً باہر تشریف لائے اور بھرّائی ہوئی آواز میں مزدوروں سے فرمایا: سچ سچ بتائیں آپ میں

سیِّد زادہ کون ہے؟ کیونکہ میرا ذَوقِ ایمان سرورِ دوجہاں صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خُوشبو محسوس کر رہا ہے۔ ایک مزدور نے آگے بڑھ کر عرض کی: حُضُور! مَیں سیِّد ہوں۔ ابھی اس کی بات مکمّل بھی نہ ہونے پائی تھی کہ عالمِ اِسلام کے مقتدر پیشوا اور اپنے وقت کے عظیم مجدِّد اعلیٰ حضرت عَلَيْهِ رَحمَةُ رَبِّ الْعِزَّت نے اپنا عِمامہ شریف اس سیِّد زادے کے قدموں میں رکھ دیا۔ امامِ اہلسنّت عَلَيْهِ رَحمَةُ رَبِّ الْعِزَّت کی آنکھوں سے ٹَپ ٹَپ آنسو گر رہے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر اِلتجا کر رہے ہیں، معزز شہزادے! میری گستاخی مُعاف کر دیجئے، بے خیالی میں مجھ سے بھول ہو گئی، ہائے غضب ہو گیا! جن کی نعلِ پاک میرے سر کا تاجِ عزّت ہے، اُن کے کاندھے پر میں نے سُواری کی، اگر بروزِ قیامت تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے پوچھ لیا کہ احمد رَضا! کیا میرے فرزند کا دوشِ نازنین اس لئے تھا کہ وہ تیری سُواری کا بوجھ اُٹھائے تو میں کیا جواب دوں گا! اُس وقت میدانِ مَحشر میں میرے ناموسِ عشق کی کتنی زبردست رُسوائی ہو گی۔ کئی بار زَبان سے مُعاف کر دینے کا اِقرار کروا لینے کے بعد امامِ اہلسنّت عَلَيْهِ رَحمَةُ رَبِّ الْعِزَّت نے آخِری اِلتجائے شوق پیش کی، محترم شہزادے! اس لاشُعوری میں ہونے والی خطا کا کفّارہ جبھی اَدا ہو گا کہ اب آپ پالکی میں سُوار ہوں گے اور میں پالکی کو

کاندھا دوں گا۔ اِس اِلتجا پر لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور بعض کی تو چیخیں بھی بُلند ہو گئیں۔ ہزار اِنکار کے بعد آخِر کار مزدور شہزادے کو پالکی میں سُوار ہونا ہی پڑا۔ یہ منظر کس قدر دِل سوز ہے، اہلسنّت کا جلیلُ القَدْر امام مزدوروں میں شامل ہو کر اپنی خداداد عِلمیّت اور عالمگیر شُہرت کا سارا اِعزاز خوشنودیٔ محبوب کی خاطر ایک گُمنام مزدور شہزادے کے قدموں پر نثار کر رہا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے لاشُعوری میں ہو جانے والی خطا کی نہ صرف معافی چاہی بلکہ تعظیمِ سادات کی خاطر اپنے مقام و مرتبے کی پرواہ کیے بغیر کہاروں میں شامل ہو کر اس سیِّد زادے کی پالکی بھی اپنے کندھوں پر اُٹھائی۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! جن کی اُلفتِ آلِ رسُول کی یہ حالت ہو اُن کے عشقِ رسُول کا کیا عالَم ہو گا؟

ساداتِ کرام کو ملازم رکھنا کیسا؟

عرض: ساداتِ کرام کو ملازم رکھنا کیسا ہے؟

اِرشاد: ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جا سکتا ہے جس میں ذِلّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔ میرے آقا

مدینہ

1 ...... انوارِ رضا، ص ۴۱۵

اعلیٰ حضرت ، اِمامِ اَہلسنّت مولاناشاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی بارگاہ میں سوال ہوا کہ "سید کے لڑکے سے جب شاگرد ہو یا ملازم ہو دینی یا دنیاوی خدمت لینا اور اس کو مارنا جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ذلیل خدمت اس سے لینا جائز نہیں۔ نہ ایسی خدمت پر اسے ملازم رکھنا جائز اور جس خدمت میں ذِلَّت نہیں اس پر ملازم رکھ سکتا ہے۔ بحالِ شاگرد بھی جہاں تک عُرف اور معروف ہو (خدمت لینا) شرعاً جائز ہے لے سکتا ہے اور اسے (یعنی سید کو) مارنے سے مُطلَق اِحتراز (یعنی بالکل پرہیز) کرے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ساداتِ کرام کو ذِلَّت والے کاموں میں ملازم رکھنے اور انہیں مارنے کی اجازت نہیں۔ اِس ضمن میں اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی احتیاط اور عظمتِ سادات کرام ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ حیاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: جناب سیِّد اَیُّوب علی صاحِب (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کا بیان ہے: ایک کم عُمر صاحبزادے خانہ داری کے کاموں میں اِمداد کے لیے (اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے) کاشانۂ اقدس میں ملازِم ہوئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ سیِّد زادے ہیں لٰہذا (اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۵۶۸

نے) گھر والوں کو تاکید فرما دی کہ صاحِبزادے صاحب سے خبردار کوئی کام نہ لیا جائے کہ مخدوم زادہ ہیں (یعنی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرزندِ ارجمند ہیں ان سے خدمت نہیں لینی بلکہ ان کی خدمت کرنی ہے لہٰذا) کھانا وغیرہ اور جس شے کی ضَرورت ہو (ان کی خدمت میں) حاضِر کی جائے۔ جس تنخواہ کا وعدہ ہے وہ بطورِ نذرانہ پیش ہوتا رہے، چُنانچِہ حسبُ الْاِرشاد تعمیل ہوتی رہی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ صاحِبزادے خود ہی تشریف لے گئے۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سیِّد کے نسب کا ثبوت

عرض: اگر کسی کے سیِّد ہونے کا ثبوت نہ ہو تو کیا اس کی بھی تعظیم کی جائے گی؟

اِرشاد: تعظیم کے لیے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے، ان کے حَسَب و نَسَب کی تحقیق میں پڑنے کی حاجت نہیں اور نہ ہی ہمیں اس کا حکم دیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت سے ساداتِ کرام سے سیِّد ہونے کی سند طلب کرنے اور نہ ملنے پر بُرا بھلا کہنے والے شخص کے بارے میں اِستفسار

مدینہ

1 ...... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۱۷۹

ہوا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے جواباً اِرشاد فرمایا: فقیر بارہا فتویٰ دے چکا ہے کہ کسی کو سید سمجھنے اور اس کی تعظیم کرنے کے لیے ہمیں اپنے ذاتی علم سے اسے سید جاننا ضروری نہیں، جو لوگ سید کہلائے جاتے ہیں ہم ان کی تعظیم کریں گے، ہمیں تحقیقات کی حاجت نہیں، نہ سیادت کی سند مانگنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور خواہی نخواہی سند دِکھانے پر مجبور کرنا اور نہ دکھائیں تو بُرا کہنا، مَطْعُون کرنا ہرگز جائز نہیں۔ اَلنَّاسُ اُمَنَاءُ عَلٰی اَنْسَابِهِم (لوگ اپنے نسب پر امین ہیں)۔ ہاں جس کی نسبت ہمیں خوب تحقیق معلوم ہو کہ یہ سید نہیں اور وہ سید بنے اس کی ہم تعظیم نہ کرینگے، نہ اسے سید کہیں گے اور مناسب ہو گا کہ ناواقفوں کو اس کے فریب سے مُطَّلع کر دیا جائے۔ میرے خیال میں ایک حکایت ہے جس پر میرا عمل ہے کہ ایک شخص کسی سیِّد سے اُلجھا، انہوں نے فرمایا: میں سید ہوں، کہا: کیا سند ہے تمہارے سید ہونے کی؟ رات کو زیارتِ اَقدس سے مشرف ہوا کہ معرکۂ حشر ہے، یہ شفاعت خواہ ہوا، اِعراض فرمایا۔ اس نے عرض کی: میں بھی حضور کا اُمتی ہوں۔ فرمایا: کیا سند ہے تیرے اُمتی ہونے کی؟[1]

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۵۸۷-۵۸۸

غیرِ سیِّد، سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے تو؟

عرض: اگر کوئی شخص سیِّد نہ ہو اور سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

اِرشاد: جو واقع میں سیِّد نہ ہو اور دِیدہ ودَانِستہ (جان بوجھ کر) سیِّد بنتا ہو وہ مَلْعُون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جو کوئی اپنے باپ کے سِوا کسی دوسرے یا کسی غیر والی کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ کوئی فرض قبول فرمائے گا اور نہ ہی کوئی نفل۔(1) مگر یہ اس کا مُعامَلہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہاں ہے، ہم بِلا دلیل تکذیب نہیں کر سکتے، اَلْبَتَّہ ہمارے علم (میں) تحقیق طور پر معلوم ہے کہ یہ سیِّد نہ تھا اور اب سیِّد بن بیٹھا تو اُسے ہم بھی فاسِق و مُرتکبِ کبیرہ و مُستحقِ لعنت جانیں گے۔(2)

بد مذہب سیِّد کا حکم

عرض: اگر کوئی بد مذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے تو کیا اس کی بھی تعظیم و

مدینہ

1 ...... مُسلِم، کتاب الحج، باب فضل المدینة... الخ، ص ۷۱۲، حدیث: ۱۳۷۰

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۱۹۸

تکریم کی جائے گی؟

اِرشاد: اگر کوئی بد مذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بد مذہبی حدِّ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ساداتِ کرام کی تعظیم ہمیشہ (کی جائے گی) جب تک ان کی بدمذہبی حدِّ کفر کو نہ پہنچے کہ اس کے بعد وہ سیِّد ہی نہیں، نسب مُنْقَطَع ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿قَالَ یٰنُوۡحُ اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَہۡلِکَ ۚ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ ٭﴾ (پ۱۲، ھود:۴۶) ترجَمۂ کنز الایمان: "فرمایا! اے نوح! وہ (یعنی تیرا بیٹا کنعان) تیرے گھر والوں میں نہیں بے شک اس کے کام بڑے نالائق ہیں۔" بدمذہب جن کی بد مذہبی حدِّ کفر کو پہنچ جائے اگرچہ سیِّد مشہور ہوں نہ سیِّد ہیں، نہ اِن کی تعظیم حلال بلکہ توہین و تکفیر فرض۔[1]

صَدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی مذکورہ بالا آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے ثابت ہوا کہ نَسبی قَرابت سے دِینی قَرابت زیادہ قوی ہے۔[2]

مدینہ

1. ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۴۲۱ مُلَخَّصاً
2. ...... خَزائنُ العِرفان، پ ۱۲، ھود، تحت الآیۃ:۴۶

سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد سب سے اَفضل

عرض: سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے اَفضل کون ہے؟

اِرشاد: دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 52 پر ہے: نبیوں کے مختلف درجے ہیں، بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں، حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہے، پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام، پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا، اِن حضرات کو مُرسَلِیْنِ اُولُو الْعَزْم (بلند و بالا عزت و عظمت اور حوصلہ والے) کہتے ہیں اور یہ پانچوں حضرات باقی تمام انبیا و مُرسَلِیْن، اِنْس و مَلَک و جنّ و جمیع مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں۔

سب سے افضل اُمّت

عرض: کون سی اُمّت ساری اُمتوں سے افضل ہے؟ نیز اس کی افضلیت کی وجہ بھی بیان فرما دیجیے۔

اِرشاد: جس طرح حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں، بِلا تشبیہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے صدقہ میں حضور

(صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّم) کی اُمت تمام اُمتوں سے افضل۔[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا یقیناً ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تمام انبیائے کرام عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سب سے افضل ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے صدقے میں آپ کی اُمت بھی پچھلی تمام اُمتوں سے افضل ہے اور افضلیت کی وجہ ہر گز ہر گز یہ نہیں کہ اس اُمت میں کثرت سے سرمایہ دار ہوں گے، اِن میں انجینئر اور ڈاکٹر کثیر ہوں گے، نہ ہی فضیلت کی یہ وجہ ہے کہ یہ جنگجو اور بہادر اور قوی ہوں گے یا یہ اِس لیے افضل ہیں کہ نہایت ہی چالاک وزِیرک ہوں گے بلکہ اِن کی افضلیت کی وجہ تو یہ ہے کہ یہ "اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر" یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے اَہم مَنْصَب پر فائز ہیں چنانچہ پارہ 4، سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 110 میں خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ

ترجمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم

---

[1] ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۴، حصہ ۱

عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ خازن میں ہے: اس اُمَّت کو " اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر " کی بدولت دیگر تمام امتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور اسی سبب سے یہ امت تمام امتوں میں سب سے بہترین امت ہے، پس ثابت ہوا کہ اس امت کے بہترین ہونے کی وجہ اس کے افراد کا نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا ہے۔[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے اس منصبِ عالی کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجھے تم ایسی دو ہمّت آقا
دوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت
نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت (وسائلِ بخشش)

اُمتِ محمدیہ کے فضائل

عرض: اس اُمّت کے کچھ فضائل بھی بیان فرمادیجیے۔

[1] ...... تفسیرِ خازن، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۲۸۹/۱

ارشاد: مُفَسِّرِ شَہِیر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان مذکورہ آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے بے شمار فضائل ہیں، یہاں ان میں سے کچھ عرض کئے جاتے ہیں: (1) یہ اُمّت آخر اُمَم ہے، گزشتہ اُمتوں کے عُیُوب قرآنِ کریم میں بیان ہوئے، جس سے وہ ساری دُنیا میں بدنام ہو گئیں، مگر اِس اُمّت کے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا، نہ کوئی آسمانی کتاب جس میں اِس کے عُیُوب بیان ہوں، غرضیکہ اس اُمّت کی پردہ پوشی کی گئی۔ (2) پچھلی کُتُب میں اس اُمّت کے اَوصاف کا ذِکر تو تھا ان کے عُیُوب کا تذکرہ نہ تھا جس کے باعث وہ لوگ اس اُمّت میں ہونے کی تمنّا کرتے تھے۔ (3) جیسے ربّ تعالیٰ نے دیگر اَنبیائے کرام (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کو نام لے کر پُکارا ہمارے حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَلْقاب سے، اسی طرح ان کی اُمتوں کو نَسبی ناموں سے پکارا گیا: ﴿ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ، یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ هَادُوۡۤا ﴾ وغیرہ مگر اس اُمّت کو ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ﴾ کے دِلکش وپیارے خطاب سے نوازا گیا۔ (4) پچھلی اُمتیں اپنے نبیوں کے بعد ساری ہی گمراہ ہو جاتی تھیں مگر اِس اُمّت میں تا قیامت ایک فرقہ (سوادِ اعظم یعنی اہلسنّت وجماعت) حق پر رہے گا۔ (5) اِس اُمّت میں ہمیشہ اَولیاءُ اللہ و عُلَمائے رَبّانی ہوتے رہیں گے، جس

درخت کی جڑ ہری رہے اس میں پھل پھول آتے ہی رہتے ہیں۔(6)یہی اُمّت کل قیامت کے دِن بارگاہِ الٰہی میں گزشتہ نبیوں کی گواہی دے گی کہ خدایا! انہوں نے اپنی قوموں کو تبلیغ کی تھی۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: لوگوں پر ہمیں تین چیزوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے: (1) ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کی مثل کی گئیں (2) ہمارے لیے تمام زمین مسجِد کر دی گئی ہے (3) جب ہم پانی نہ پائیں تو زمین کی خاک ہمارے لیے پاک وصاف اور پاک کرنے والی بنائی گئی۔[2]

شکر ادا ہو کیونکر تیرا پیارے نبی کی اُمّت میں
مجھ سے نکمے کو بھی پیدا تو نے اے رحمٰن کیا (وسائلِ بخشش)

کسی کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دُعا

عرض: ہنسنے کی کتنی اَقسام ہیں؟ نیز کسی اِسلامی بھائی کو ہنستا دیکھ کر کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

مدینہ

1 ...... تفسیر نعیمی، پ ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۴/ ۹۱

2 ...... مُسلِم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، ص ۲۶۵-۲۶۶، حدیث: ۵۲۲

اِرشاد: ہنسنے کی تین قسمیں ہیں:(۱) تَبَسُّم(۲) ضِحک(۳) قَہقَہَہ۔ فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے نزدیک اس طرح ہنسنا کہ صرف دانت ظاہر ہوں آواز پیدا نہ ہو یہ "تبَسُّم" کہلاتا ہے اور اس طرح ہنسنا کہ تھوڑی آواز بھی پیدا ہو جو خود سنی جائے دوسرا نہ سنے تو یہ "ضِحْك" ہے اور اس طرح ہنسنا کہ زیادہ آواز پیدا ہو کہ دوسرا بھی سنے اور منہ کھل جائے تو یہ "قَہْقَہَہ" ہے۔ نماز میں تبسم کرنے سے نہ نماز جائے نہ وضو، ہنسنے سے نماز جاتی رہے گی اور قَہْقَہَہ لگانے سے نماز وضو دونوں جاتے رہتے ہیں۔[1]

حدیثِ پاک میں ہے: اَلْقَہْقَہَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللّٰہِ یعنی قَہْقَہَہ شیطان کی طرف سے ہے اور مسکرانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے۔[2] حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لیے جہاں کہیں لفظ "ضِحْك" آتا ہے وہاں تبسم مُراد ہوتا ہے کیونکہ حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کبھی ٹھٹھا نہ لگایا۔[3] خیال رہے کہ مسکرانا اچھی چیز ہے اور قہقہہ بری چیز، تبسم حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی جب کسی سے

---

1. ...... مِرآۃ المناجیح، ۲/۴۰۱ ملخصاً
2. ...... مُعجمِ صغیر، من اسمہ محمد، ص ۱۰۴، حدیث: ۱۰۵۷، الجزء: ۲
3. ...... مِرآۃ المناجیح، ۸/۶۶

ملو مسکرا کر ملو۔[1]

جب کسی کو مسکراتا دیکھیں تو یہ دعا پڑھیے:"اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے مسکراتا رکھے۔" جیسا کہ روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ گوہر بار میں حاضر ہونے کی اِجازت مانگی، اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس (اَزواجِ مُطَہَّرات میں سے) قریشی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محوِ گفتگو تھیں، زیادہ بخشش کا مطالبہ کر رہی تھیں اور ان کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ جب حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اجازت مانگی تو وہ جلدی سے اٹھ کر پردے میں چلی گئیں۔ نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی، (جب یہ اندر داخل ہوئے تو) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَبَسُّم فرما رہے تھے۔ یہ عرض گزار ہوئے: اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یعنی یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ تعالٰی آپ کو مسکراتا رکھے (کیا بات ہے؟)۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے اِن عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس حاضر تھیں کہ انہوں نے جب تمہاری آواز سنی تو جلدی

مدینہ

1 ...... مِرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۴

سے اٹھ کر پردے میں چلی گئیں۔ عرض گزار ہوئے کہ یَارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں کہ وہ آپ سے ڈرتیں۔ پھر (حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان کی جانب مُتوجّہ ہو کر) کہا: اے اپنی جانوں سے دُشمنی کرنے والیو! تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نہیں ڈرتیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرح نہیں بلکہ غُصّے والے اور سخت گیر ہیں۔ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا ہوا دیکھتا ہے تو وہ تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرلیتا ہے۔[1]

گلی سے ان کی شیطاں دُم دبا کر بھاگ جاتا ہے
ہے ایسا رُعب ایسا دبدبہ فاروقِ اعظم کا (وسائلِ بخشش)

بارہ ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کا ذہن

عرض: مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس کرنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کرنے کا مَدَنی ذہن بنا ہے لیکن میں اپنے

1 ...... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده، ۲/۴۰۳، حدیث: ۳۲۹۴

گھر کا اکیلا ہی کَفالَت کرنے والا ہوں ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟

اِرشاد: اس سوال کا جواب آپ اپنے دل سے پوچھ لیجیے کہ بالفرض آپ کو بیرونِ ملک نوکری کی پیشکش (Offer) ہو تو گھر والوں کو چھوڑ کر آپ بیرونِ ملک جانے کے لیے تیار ہوں گے یا نہیں؟ آپ کے گھر والے آپ کو بھیجنے کے لیے راضی ہوں گے یا نہیں؟ عام طور پر یہی دیکھا گیا ہے کہ بیرونِ ملک نوکری ملنے پر گھر والے نہ صرف راضی ہوتے ہیں بلکہ بیرونِ ملک نوکری کرنے پر زور دیتے ہیں۔ گھر والوں کو آپ کی کم اور پیسوں کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بیرونِ ملک جانے کے لیے آپ کے گھر والے راضی ہو جائیں تو اُس وقت گھر کی کَفالَت کرنے والا کون ہو گا؟ اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو اُس وقت گھر کی کَفالَت کون کرے گا؟ اُس وقت بھی تو گھر والے کچھ نہ کچھ کریں گے۔ گھر والے فقط دُنیا بنانے کے لیے جدائی برداشت کرتے اور قربانی دیتے ہیں، آخرت کی بہتری کے لیے جدائی برداشت نہیں کر سکتے۔ حقیقی خیر خواہ تو وہ ہیں جو دُنیا کے بجائے آخرت کو ترجیح دیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں اِکھٹّی کرنے کا ذہن دیں۔

بہرحال مدنی قافلے میں سفر کرنے کے لیے گھر والوں کا ذہن بنایا جائے اور ان کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ بخوشی اجازت دیں اور آپ

واپس آنے تک ان کے نان نفقہ کا اہتمام بھی کیجیے تاکہ آپ کی غیر موجودگی میں انہیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اگر آپ واپس آنے تک ان کے نان نفقہ اور دیکھ بھال کا اہتمام نہیں کرسکتے تو ایسی صورت میں جانے کی اجازت نہیں۔اسی طرح اگر آپ کے والدین یا دونوں میں سے کوئی ایک حیات ہوں اور وہ 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی اجازت نہیں دیتے اور واقعی اُن کو آپ کی خدمت کی حاجت بھی ہے یا شفقت کی بنا پر اجازت نہیں دیتے تو آپ ہرگز مدنی قافلے میں سفر نہ کیجیے بلکہ اپنے والدین کی خدمت کیجیے۔

جدول پر عمل کرنا ضروری ہے

عرض: مدنی قافلے میں جدول پر عمل کرنا کیوں ضروری ہے؟

اِرشاد: دُنیا کا ہر کام کسی نہ کسی اُصُول کے تحت ہوتا ہے تو دین کا کام اُصُول کے مطابق کیوں نہ ہو؟ آپ کسی بھی فیکٹری یا ادارے کو لے لیجیے اُس فیکٹری یا ادارے کے بیسیوں اُصُول وضوابط ہوں گے پھر وہ فیکٹری یا ادارہ اگر بڑے پیمانے پر کام کر رہا ہے تو وہ کئی شعبوں پر منقسم ہو گا۔یوں ہر فیکٹری یا ادارے کے ہر شعبے کی ترقّی اُس کے اُصُول و ضوابط پر کار بند رہنے سے حاصل ہوتی ہے۔اسی طرح مدنی قافلے کی کامیابی مَدَنی مرکز

کے دیئے گئے جدول کے مطابق عمل کرنے میں ہے۔

مَدَنی مرکز کے عطا کردہ جدول پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم اپنے مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"** میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ یاد رکھیے! جدول بنانے میں کئی ایسے منجھے ہوئے اسلامی بھائیوں کی سوچیں اور تجربات کارفرما ہوتے ہیں جن کے برسہا برس کے تجربات ومشاہدات ہوتے ہیں۔ آپ صرف اپنی سوچ کے مطابق سوچتے ہیں جبکہ مدنی مرکز دُنیا بھر کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرتا ہے۔ ہاں! اگر مدنی قافلے کے جدول میں کوئی بات **مَعَاذَ** اللهعَزَّوَجَلَّ خلافِ شرع ہو تو بیشک آپ اس پر عمل نہ کیجیے بلکہ فوری طور پر مَدَنی مرکز کو آگاہ کرکے اصلاح کیجیے۔ جب ایسا نہیں اور یقیناً ایسا نہیں تو آپ جدول کے مطابق ہی مدنی قافلے میں اپنا وقت گزاریئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی قافلوں کا شیدائی بنائے اور جدول کے مطابق قافلوں میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جو بھی شیدائی ہے مدنی قافِلوں کا یاخدا
دوجہاں میں اُس کا بیڑا پار فرما یاخدا
تین دن ہر ماہ جو اپنائے مدنی قافِلہ
بے حساب اس کا خدایا! خُلد میں ہو داخِلہ (وسائلِ بخشش)

ماخذ ومراجع

❋	قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	❋ ❋ ❋ ❋
نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
1	کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
2	خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
3	تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ مرکز الاولیا لاہور
4	تفسیر الخازن	علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفّٰی ۷۴۱ھ	المطبعۃ المیمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ
5	صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
6	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
7	المعجم الصغیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی، متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۳ھ
8	المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
9	مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
10	الشفا	امام ابو فضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض مالکی، متوفّٰی ۵۴۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
11	القول البدیع	حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی، متوفّٰی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت
12	المواہب اللدنیۃ	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفّٰی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۶ھ
13	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور
14	بہارِ شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
15	تذکرۃ الاولیا	شیخ فرید الدین عطار، متوفّٰی ۶۲۷ھ	انتشاراتِ گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
16	انوارِ رضا	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
17	حیاتِ اعلیٰ حضرت	ملک العلماء محمد ظفر الدین بہاری، متوفّٰی ۱۳۸۲ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی



فہرست



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھّی اچھّی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۔ اپنی اِصلاح کے لیے "**مَدَنی اِنْعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ










ISBN 978-969-631-615-2
0125374





MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net